1 تدوین قرآن قرآن کو جمع کرکے کتابی شکل دینا، تدوین قرآن کہلاتا ہے۔قرآن لفظ (قراۃ) سے لیا گیا ہے۔یہ سب سے زیادہ پڑھی جانے والی کتاب ہے۔ حضور ﷺ نے قرآن کو پتھر کی سلوں، چمڑے، کھجور کی چھال، اونٹ کی کھال پر لکھوایا تھا۔جنگ یمامہ میں زیادہ حفاظ شہید ہونے پر حضرت عمر کے کہنے پر حضرت ابو بکر نے قرآن کی تدوین کا کام حضرت زید بن ثابت کو دیا۔ حضرت عثمان نے حضرت حفصہ سے قرآن کا نسخہ لیکر تمام صوبوں میں دیا تاکہ سب مسلمان ایک قرات اور لہجے پر متحد ہو جائیں۔الحہ: ہمیشہ زندہ رہنے والا۔الرشید: نیکی اور راستی کرنے والا

2 تدوین حدیث حدیث کو جمع کرکے کتابی شکل دینا، تدوین حدیث کہلاتا ہے۔نبی کریم کے قول، فعل اور تقریر کو حدیث کہتے ہیں۔آپ کے فرمان کو حدیث قولی کہتے ہیں۔آپ کے عمل کو حدیث فعلی کہتے ہیں۔آپ کے سامنے کیے گئے کام کو حدیث تقریری کہتے ہیں۔آپ کی طرف سے اللہ کے کہے گئے الفاظ کو حدیث قدسی کہتے ہیں۔حدیث کے معنی بات اور گفتگو کرنا ہے۔ دورِ رسالت، دورِ صحابہ، دورِ تابعین احادیث کے تین ذرائع ہیں۔آپ نے حضرت عمرو بن حزم کو یمن کا والی بناکر بھیجا تو ساتھ صدقہ اور وراثت کے احکام لکھ دیے۔آپ نے زکوۃ کے احکام بھی لکھوائے۔حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص نے صحیفہ صادقہ لکھا۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے سرکاری سطح پر حدیث کو جمع کیا۔ صحاح ستہ احادیث کی چھ کتابیں ہیں۔جن میں صحیح مسلم اور صحیح بخاری شامل ہیں۔القیوم: سب کو اپنی تدبیر سے قائم رکھنے والا۔السمیع: بہت زیادہ سننے والا

3 عقیدہ توحید توحید کے معنی، ایک ماننا اور یکتا جاننا ہے۔اللہ کو اس کی ذات، صفات اور اوصاف میں ایک اور بے مثل ماننا، توحید کہلاتا ہے۔اس کا ذکر سورۃ الاخلاص اور التوحید میں کیا گیا ہے۔ توحیدِ ربوبیت یہ ہے کہ اللہ ہی ہر چیز کا خالق مالک اور رازق ہے۔توحیدِ الوہیت یہ ہے کہ اللہ ہی صرف عبادت کے لائق ہے۔توحیدِ اسماو صفات یہ ہے کہ اللہ کو اس کے ناموں اور خوبیوں کے ساتھ ایک ماننا۔ شرک کا معنی، حصہ دار یا ساجھ ٹھہرانا۔ اللہ کی ربوبیت، الوہیت اور اسماو صفات میں کسی اور کو شریک کرنا شرک ہے۔اللہ کا ہمسر اور برابر ٹھہرانا، ذات میں شرک ہے۔اللہ کے علاوہ کسی اور کی عبادت کرنا، الوہیت میں شرک ہے۔ کسی اور میں اللہ جیسی صفات ماننا، صفات میں شرک ہے۔لم یلد ولم یولد میں ذات میں شرک کی نفی کی گئی ہے۔الروف: نہایت مہربان۔البصیر: سب کچھ دیکھنے والا

4 عقیدہ رسالت رسالت کے معنی، پیغام پہنچانے کے ہیں۔اللہ کا کسی منتخب بندے کے ذریعے انسانوں تک اپنا پیغام بھیجنا، رسالت کہلاتا ہے۔سورۃ الاحزاب (آیت 40) میں کہا گیا ہے کہ حضرت محمد تم میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں، وہ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں۔اسے عقیدہِ ختم نبوت کہتے ہیں۔آپ پر نبوت ختم ہوئی اور دین مکمل کر دیا گیا۔حضرت ابو بکر نے نبوت کا جھوٹا دعوی کرنے والوں کو کذاب کہا اور ان کے خلاف جہاد کیا۔الواجد: وجود عطا فرمانے والا۔الصبور: بہت زیادہ مہلت دینے والا

5 عقیدہ ملائکہ ملائکہ کی جمع، ملک ہے جس کے معنی، فرشتہ ہے۔فرشتے نور سے، جنات آگ سے اور انسان کو مٹی سے پیدا کیا گیا ہے۔فرشتے اللہ کی عبادت اور اطاعت کے لیے پیدا کیے گئے ہیں۔انسانوں کے اعمال لکھنے والے فرشتوں کو کراما کاتبین کہتے ہیں۔ قبر میں انسان سے سوال کرنے والے فرشتوں کو منکر نکیر کہتے ہیں۔وحی لانے والے فرشتے کو جبریل کہا جاتا ہے۔ رزق لانے والے فرشتے کو میکائیل کہا جاتا ہے۔روح قبض کرنے والے فرشتے کو عزرائیل (ملک الموت) کہا جاتا ہے۔صور پھونکنے والے فرشتے کو اسرافیل کہا جاتا ہے۔حضرت جبریل انسانی شکل (صحابی دحیہ کلبی) میں حضور کے پاس آتے تھے۔اس کا ذکر حدیث جبریل میں ہے۔حضرت جبریل نے ایمان، اسلام، احسان اور قیامت کے بارے سوال کیے۔الماجد: عظمت اور بزرگی والا

6 عقیدہ کلام سماویہ کسی نبی پر بنیادی احکام کے ساتھ نازل ہونے والے چند صفحات کو صحیفہ کہا جاتا ہے۔حضرت ابراہیم، موسی، شیث، ادریس پر صحیفے نازل ہوئے ہیں۔حضرت ابراہیم کو خلیل اللہ یعنی اللہ کا دوست کہا جاتا ہے۔ آپ کو ابوالانبیا یعنی انبیا کا باپ بھی کہا جاتا ہے۔مشرکین مکہ حضرت ابراہیم کی اولاد میں سے تھے اس لیے وہ خود کو ابراہیمی کہتے تھے۔ حضرت یعقوب کو اسرائیل کہا جاتا ہے۔آپ کی اولاد کو بنی اسرائیل کہا جاتا ہے۔حضرت موسی کو مسیح، عبداللہ، روح اللہ، کلمۃ اللہ کہا جاتا ہے۔ حضرت داؤد کو نبوت اور خلافت دی گئی تھی۔ حضرت موسی پر تورات نازل ہوئی۔ حضرت داؤد پر زبور نازل ہوئی۔ حضرت عیسی پر انجیل نازل ہوئی۔ حضرت محمد ﷺ پر قرآن نازل ہوئی۔ایسی امت جن کے نبی کو کتاب دی گئی ہو وہ اہل کتاب کہلاتے ہیں۔ ایسی لوگ جو مظاہر فطرت یا بتوں کی پوجا کریں ان کو مشرکین کہا جاتا ہے۔تمام آسمانی کتب میں عقائدِ اسلام اور ارکانِ اسلام (روزہ) کا ذکر ہے۔الاخر: سب موجودات کے فنا ہونے کے بعد بھی رہنے والا

7 عقیدہ آخرت موت کے بعد کی منازل کو آخرت کہا جاتا ہے۔ موت سے لیکر دوبارہ اٹھانے تک کے درمیانی دور کو عالم برزخ کہا جاتا ہے۔ برزخ کا معنی، پردہ ہے۔ موت کے بعد دوبارہ زندہ ہونا اور حساب کتاب ہونا، حشر و نشر کہلاتا ہے۔ حشر کا معنی، حساب ہونا ہے۔ نشر کا معنی، دوبارہ زندہ ہونا ہے۔ قیامت کے دن حضور ﷺ کی سفارش پر حساب کا شروع ہونا، شفاعتِ کبریٰ کہلاتی ہے۔ اسے مقامِ محمود بھی کہا جاتا ہے۔ مختلف افراد کا اللہ کے ہاں انسانوں کی سفارش کرنا، شفاعتِ صغریٰ کہلاتی ہے۔ جنت کی ایک نہر یہاں سے حضور ﷺ اپنی امت کو پانی دیں گے، حوضِ کوثر کہلاتی ہے۔ وہ ترازو جس پر اعمال کو تولا جائے گا، میزان کہلاتا ہے۔ قیامت کے دن کافر منہ کے بل چل رہے ہوں گے۔ حضور ﷺ کے داہیں جانب حضرت ابو بکر اور بائیں جانب حضرت عمر ہوں گے۔ موت کو ذبح کر دیا جائے گا۔ الصمد: بے نیاز

8 نماز نماز دین کا ستون اور جنت کی کنجی ہے۔ پانچ نمازیں گناہوں کو ایسے صاف کرتی ہیں جیسے پانی میل کو ختم کر دیتا ہے۔ باجماعت نماز اکیلے نماز سے 27 درجے افضل ہے۔ عشا اور فجر کی نماز باجماعت ادا کرنے پر پوری رات کی عبادت کا ثواب ملتا ہے۔ نماز نظم و ضبط پیدا کرتی ہے۔ نماز کے لیے شرائط: جسم جگہ لباس کا پاک ہونا، قبلہ رو ہونا، نماز کا وقت ہونا، نیت کرنا۔ القادر: قدرت و طاقت والا

9 روزہ روزے کو صوم کہتے ہیں جس کا معنی، رک جانا ہے۔ یہ 2 ہجری کو فرض ہوا تھا۔ روزے کا مقصد تقویٰ کا حصول ہے۔ جھوٹ اور فحش گوئی والے روزے کو اللہ پسند نہیں کرتا۔ لیلۃ القدر میں قرآن نازل ہوا تھا۔ حضور ﷺ ہر سال 10 دن کا اعتکاف کرتے تھے۔ روزے سے انسان کے اندر ہمدردی، نظم و ضبط اور بھوک پیاس کا احساس پیدا ہوتا ہے۔ الاول: سب مخلوقات اور موجودات سے پہلے والا

10 زکوٰۃ زکوۃ کا معنی، پاک کرنا ہے۔ کسی مخصوص مال پر ایک سال گزرنے کے بعد اس کا کچھ حصہ اللہ کی راہ پر خرچ کرنا، زکوۃ کہلاتا ہے۔ یہ 2 ہجری کو فرض ہوئی تھی۔ زکوۃ کا نصاب، سونے کے لیے ساڑھے 7 تولے، چاندی کے لیے ساڑھے 52 تولے، پر اڑھائی فی صد ہے۔ اسی طرح 5 اونٹ، 30 گائے بھینسیں، 40 بکریوں، پر ایک جانور کی زکوۃ ہو گی۔ زمینی پیداوار کی زکوۃ کو عشر کہتے ہیں۔ عشر کا معنی، دسواں حصہ ہے۔ اگر فصل بارش کے پانی پر تیار ہوئی ہو تو عشر پیداوار کا دسواں حصہ (10%) ہوگا۔ اگر فصل مصنوعی ذرائع کے پانی پر تیار ہوئی ہو تو عشر پیداوار کا بیسواں حصہ (5%) ہوگا۔ حضرت ابو بکر نے زکوۃ نہ ادا کرنے والوں کے خلاف جنگ کا اعلان کیا تھا۔ زکوۃ گداگری کو ختم کرتی ہے۔ زکوۃ ادا نہ کرنے پر اللہ بارش کو روک لیتا ہے۔ الحکیم: حکمت و تدبر والا

11 حج بیت اللہ کی زیارت کرنا حج ہے۔ حضور ﷺ نے 1 حج اور 4 عمرے کیے تھے۔ حج، عمرہ، جہاد کرنے والا اللہ کا مہمان ہوتا ہے۔ عمرہ کرنا سنت ہے۔ حج کے مناسک میں احرام باندھنا، منی جانا، وقوف عرفات، مزدلفہ میں قیام، رمی کرنا، قربانی کرنا، سر منڈوانا، طواف کرنا، سعی کرنا، شامل ہیں۔ حاجی 8 ذوالحجہ فجر کے بعد مکہ سے منی جاتے ہیں اور احرام باندھتے ہیں۔ 9 ذوالحجہ فجر کے بعد منی سے عرفات اور پھر عصر کے بعد عرفات سے مزدلفہ جاتے ہیں۔ 10 ذوالحجہ فجر کے بعد منی جاتے ہیں، وہاں رمی اور قربانی کرتے ہیں اور بال منڈواتے ہیں۔ وقوف عرفہ حج کا بڑا رکن ہے۔ حاجی مسجد نبوی میں متواتر 40 نمازیں ادا کرتے ہیں۔ اللہ کی خوشنودی کے لیے کسی مخصوص جانور کو ذبح کرنا قربانی کہلاتی ہے۔ یہ حضرت ابراہیم کی سنت ہے۔ ایک بڑے جانور کی قربانی میں 7 حصے رکھ سکتے ہیں۔ المقتدر: قدرت کاملہ کا مالک

12 فتح مکہ صلح حدیبیہ 6 ہجری کو قبیلہ بنو خزاعہ مسلمانوں کے ساتھ اور قبیلہ بنو بکر مشرکین کے ساتھ مل گیا۔ 18 ماہ بعد بنو بکر نے بنو خزاعہ پر حملہ کر دیا۔ جس کی وجہ سے مسلمانوں اور قریش مکہ کے درمیان 8 ہجری 10 رمضان کو مرالظہران کے مقام پر جنگ ہوئی۔ حضور ﷺ نے دایاں لشکر (میمنہ) حضرت خالد بن ولید، بایاں لشکر (میسرہ) حضرت زبیر اور پیدل لشکر حضرت ابو عبیدہ کی کمان میں دیا۔ لشکر کا پرچم بھی حضرت زبیر کو دیا گیا۔ حضور ﷺ اپنی اونٹنی قصواپر سوار ہو کر سورۃ الفتح اور سورۃ النصر کی تلاوت کر رہے تھے۔ حضرت ابو سفیان کے گھر پناہ لینے والوں کو معاف کر دیا گیا۔ حضرت علی نے خانہ کعبہ کے 300 بت توڑ دیے۔ حضور ﷺ نے بیت اللہ میں 2 رکعت نماز ادا کی۔ حضرت بلال نے خانہ کعبہ کی چھت پر اذان دی۔ خانہ کعبہ کی چابی حضرت عثمان بن طلحہ کو دی گئی۔ آپ حضرت عتاب بن اسید کو مکہ کا امیر بنا کر واپس مدینہ چلے گئے۔ المقدم: آگے کرنے والا

13 غزوہ حنین مکہ سے 40 کلو میٹر دور وادی حنین میں بنو ہوازن اور بنو ثقیف دو قبائل تھے۔ حضور فتح مکہ کے 19 دن بعد 8 ہجری شوال کو 12 ہزار کے لشکر کے ساتھ وادی حنین گئے۔ آپ ک خچر کی رکاب حضرت ابو سفیان اور لگام حضرت عباس نے پکڑی ہوئی تھی۔ اپنی ظاہری طاقت پر ناز کی وجہ پہلے مسلمانوں کو شکست ہوئی پھر اللہ نے فتح عطا کی۔ حضرت عباس بن عبد

المطلب نے بکھرنے والے مسلمانوں کو آواز دی۔ اس غزوہ میں 4 مسلمان شہید ہوئے اور 300 کفار مرے۔ حضرت ابو طلحہ انصاری نے 30 کافر مارے۔ حضور نے مٹی کی مٹھی کفار کی طرف پھینکی۔ توکل اللہ پر ہی کرنا چاہیے۔ المؤخر: پیچھے رکھنے والا

14 عام الوفود عام کا معنی، سال اور وفود کا معنی، جماعت ہے۔ 9 ہجری کے سال بہت سے وفود مدینہ آئے تو اس لیے اس سال کو عام الوفود کہا جاتا ہے۔ ان وفود کو مسجد نبوی میں ٹھہرایا جاتا تھا۔ بنو تمیم کا وفد، اقرع بن حابس کی قیادت میں آیا۔ انہوں نے حضور کو قیلولہ کے دوران بے آرام کیا تو سورۃ الحجرات نازل ہوئی۔ ان کے سامنے حضرت ثابت بن قیس بطور خطیب اور حضرت حسان بن ثابت بطور شاعر پیش ہوئے۔ نجران کے وفد میں 60 نصاری اور 14 سردار مدینہ آئے۔ اللہ نے آپ اور اہل بیت کو ان کے ساتھ مباہلہ (مناظرہ) کرنے کا کہا تو انہوں نے انکار کر کے جزیہ ادا کر دیا۔ اس طرح ان سے عذابِ الٰہی ٹل گیا۔ وفد عبدالقیس میں 20 افراد اور سردار منذر بن عائذ (لقب اشج) مشرق سے مدینہ آئے۔ اشج کی دو خوبیاں (حلم اور وقار) آپ نے پسند کی۔ آپ نے ان کو ذوالقعد، ذوالحجہ، محرم اور رجب کے بارے بتایا۔

15 غزوہ تبوک تبوک دمشق کے راستے پر ایک چشمے کا نام ہے۔ شام کے غسانی قبائل اور قیصر روم ہرقل نے مسلمانوں پر حملہ کرنا چاہا۔ یہ سخت گرمی اور پھلوں کے پکنے کے موسم تھا۔ حضرت ابو بکر نے اپنے گھر کا سارا مال اور حضرت عمر نے آدھا مال لا دیا۔ حضرت عثمان نے 1 سو گھوڑے، 9 سو اونٹ اور 1 ہزار درہم دیے۔ حضرت عبدالرحمن بن عوف نے 4 ہزار درہم دیے۔ عورتوں نے زیورات دیے۔ حضرت علی کو اہل بیت کی حفاظت کا کہا گیا۔ منافقین کے سردار، جد بن قیس اور عبداللہ بن ابی جہاد پر نہ گئے۔ زادراہ کی کمی اور سفر کی تکلیف کی وجہ سے اسے جیش العسرہ (تنگی کا سفر) بھی کہتے ہیں۔ سید نا کعب بن مالک، ہلال بن امیہ، مرارہ بن ربیع نے بغیر کسی وجہ سے جہاد پر نہ جانے پر معافی مانگ لی۔ 50 دن کے معاشرتی بائیکاٹ کے بعد اللہ نے حضرت کعب کی معافی سچ بولنے کی وجہ سے قبول کر لی۔ النور: نور

16 حجۃ الوداع اپنے وصال سے پہلے جو حج آپ ﷺ نے ادا کی تھی اسے حجۃ الوداع کہتے ہیں۔ آپ 26 ذوالقعد، ہفتہ 10 ہجری کو مدینہ سے ذوالحلیفہ آئے۔ یہاں عصر کی نماز قصر (2 رکعت) ادا کی۔ آپ نے حج اور عمرہ کے لیے ایک ہی احرام باندھا (حج قران)۔ ایک ہفتے کو بعد آپ ذی طوی پہنچے۔ بالائی مکہ میں آپ نے حجون کے پاس قیام کیا۔ قربانی کا جانور (ہدی) آپ اپنے ساتھ لے گئے تھے۔ آپ 8 ذوالحجہ ترویہ کے دن منی گئے۔ آپ 9 ذوالحجہ کو عرفات گئے۔ آپ کا وادی نمرہ میں خیمہ لگایا گیا۔ آپ نے وادی عرنہ میں خطبہ دیا۔ آپ نے اپنے چچا حضرت عباس بن عبدالمطلب کا سود ختم کر دیا۔ آپ نے کہا دو چیزیں قرآن اور میری سنت پر عمل کرنا۔ آپ نے لوگوں سے رسالت کا حق ادا کرنے کے بارے گواہی لی۔ آپ نے 10 ہجری رمضان میں حضرت علی کو 300 افراد کے ساتھ یمن بھیجا تھا۔ قبیلہ ہمدان نے اسلام قبول کر لیا۔ حج سے واپسی پر آپ نے غدیر خم کے مقام پر حضرت علی کی شان بیان کی۔ الظاہر: اپنی قدرت کے اعتبار سے ظاہر

17 وصال نبوی صفر میں بقیع الغرقد سے واپسی پر آپ بیمار ہو گئے تھے۔ سیدہ میمونہ کے گھر آپ کی تکلیف بڑھ گئی۔ آپ حضرت عائشہ کے گھر منتقل ہو گئے۔ آپ نے وصال سے 4 دن قبل نماز مغرب پڑھائی۔ حضرت ابو بکر نے نماز عشا کی امامت کرائی۔ آپ حضرت علی اور حضرت عباس کا سہارا لے کر حضرت عائشہ کے حجرے سے باہر آئے۔ آپ نے اپنا جنگی سامان مسلمانوں کو ہبہ کر دیا اور تمام غلام آزاد کر دیے۔ آپ نے عورتوں، غلاموں اور نماز کے بارے وصیت کی۔ فجر کی نماز کے بعد حضرت فاطمہ کو بلوا کر ان کے کان میں دو باتیں کہی۔ حضرت فاطمہ ملاقات کی بشارت پر خوش ہوئی۔ اور وصال کی بات پر غمگیں ہوئی۔ آپ نے حسنین کریمین سے حسن سلوک کی وصیت کی۔ حضرت اسامہ بن زید کے لیے اشارے سے دعا کی۔ وصال سے قبل آپ نے مسواک کیا اور چھت کی طرف انگلی کرتے ہوئے کہا اے اللہ مجھے بلند مرتبہ رفیق سے ملا دے۔ آپ کا وصال چاشت کے وقت ہوا۔ غسل کے لیے مدینہ کے کنویں سے پانی لایا گیا۔ بیری کے پتے ڈال کر پانی گرم کیا گیا۔ حضرت ابو طلحہ نے لحد والی قبر (بغلی) تیار کی اور حضرت علی، عباس، قثم بن عباس، فضل بن عباس نے قبر میں اتارہ۔ آپ کا جنازہ نہیں کیا بلکہ اصحابہ آکر آپ پر درود و سلام پیش کرتے تھے۔ آپ کو حضرت عائشہ کے حجرے میں مدفن کیا گیا۔ المانع: روکنے والا

18 ولادت نبی حضور 12 ربیع الاول، پیر 22 اپریل 571 عیسوی کو پیدا ہوئے۔ آپ کی پیدائش سے 2 ماہ قبل آپ کے والد عبداللہ کا وصال ہو گیا تھا۔ آپ کی پیدائش کے 6 ماہ بعد آپ کی والدہ آمنہ کا وصال ہو گیا تھا۔ آپ کی پیدائش کے 8 سال بعد آپ کے دادا عبدالمطلب کا وصال ہو گیا تھا۔ آپ قبیلہ بنو سعد میں حضرت حلیمہ سعدیہ کے پاس 4 سال رہے تھے۔ حضرت عباس نے چاند کے ساتھ کھیلنے کی وجہ سے آپ کے دین کو پسند کیا۔ آپ نے خانہ کعبہ

میں آسمان کی طرف انگلی کی تو بارش شروع ہو گی اور قحط ختم ہو گی۔آپ نے قیام امن کے لیے حلف الفضول نامی معاہدہ کیا اور اسے سرخ اونٹوں سے زیادہ محبوب کہا۔غزوہ حنین میں رضاعی بہن شیما کی سفارش پر قیدی آزاد کر دیے۔حضرت امیر حمزہ آپ کے چچا اور رضاعی بھائی تھے۔آپ کے کہنے پر حجراسود لگایا گیا۔

19 ذوق عبادت آپ ﷺ عبادت میں یک سوئی کے لیے غار حرا میں جاتے تھے۔وہاں حضرت جبریل آئے۔آپ رات بھر اتنی عبادت کرتے کہ پاؤں میں ورم پڑ جاتے تھے تو آپ کہتے کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں۔آپ نماز میں اتنا روتے کہ سینے سے آواز آنے لگتی۔آپ نے حضرت عبداللہ بن عمرو کو عبادت میں میانہ روی کا کہا۔نماز آپ کی آنکھوں کی ٹھنڈک تھی۔آپ رات کے ابتدائی حصے میں سو جاتے تھے اور آخری حصے میں عبادت کرتے تھے۔المتعالی: بلند و برتر

20 سخاوت و ایثار سخاوت کا معنی، کھلے دل سے خرچ کرنا ہے۔اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے بندوں پر خرچ کرنا، سخاوت ہے۔اپنی ضرورت کے باوجود لوگوں پر خرچ کرنا، ایثار ہے۔ایک انصاری کے پاس مہمان آیا تو اس نے چراغ بجھا کر اسے کھانا کھلایا اور خود بھوکا رہا۔غزوہ تبوک میں اصحابہ نے اپنا مال دیا۔حضرت علی نے اپنی افطاری چھوڑ کر سائل کو کھانا دیا۔کسی کو علمی بات بتانا، علمی سخاوت ہے۔سخاوت مال کی محبت ختم کرتی ہے۔الباطن: اپنی ذات کے اعتبار سے پوشیدہ

21 صلہ رحمی اپنے قریبی رشتہ داروں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا، صلہ رحمی ہے۔رشتہ داروں کے ساتھ تعلقات کو ختم کرنا، قطع رحمی ہے۔حضرت ابو طلحہ نے اپنا باغ اپنے چچا کے لڑکوں کو دے دیا۔اللہ نے آپ ﷺ کو جن 9 باتوں کا کہا تھا ان میں ایک صلہ رحمی ہے۔پہلی وحی کے بعد حضرت خدیجہ نے جو آپ کی خوبیاں بتائی تھی ان میں ایک صلہ رحمی تھی۔صلہ رحمی عمر اور رزق میں برکت ڈالتی ہے۔اصل صلہ رحمی کرنے والا وہ شخص ہے جو تعلق توڑنے والے کے ساتھ تعلق جوڑے۔

22 حقوق نسواں عورتوں کے حقوق کو حقوق نسواں کہتے ہیں۔جو شخص 2 بیٹیوں کی اچھی پرورش کرے گا وہ جنت میں حضور ﷺ کے ساتھی ہو گا۔جنت ماں کے قدموں کے نیچے ہے۔حضرت فاطمہ کے آنے پر آپ کھڑے ہو جاتے تھے۔حضرت حلیمہ سعدیہ کے آنے پر آپ اپنی چادر بچھا دیتے تھے۔خواتین کی تعلیم کے لیے آپ نے ایک دن مقرر کیا ہوا تھا۔مالک الملک: سب سلطنت اور حکمرانی کا مالک

23 انداز تربیت آپ ﷺ مخاطب کے لیول کے مطابق بات کرتے تھے۔آپ کسی کی غلطی پر اس کا نام لے کر بات نہیں کرتے تھے۔حضرت انس نے آپ کی 10 سال خدمت کی، آپ نے کبھی انہیں کسی بات سے ٹوکا نہیں۔اللہ نے آپ کو جوامع الکلم کہا ہے۔آپ نے مزدور کے زخمی ہاتھ چوم لیے۔آپ نے حضرت معاذ بن جبل کو یمن بھیجا تو تدریج توحید، نماز اور زکوۃ کا حکم دینے کا کہا۔ایک شخص نے آپ سے قیامت کے بارے پوچھا تو آپ نے کہا تم نے اس کے لیے کیا تیاری کی ہے۔البدیع: بے مثال موجد، عدم سے وجود میں آنے والا

24 اخلاق حسنہ شکر کا معنی، احسان ماننا اور قدر پہچاننا ہے۔کسی کا شکریہ ادا کرنا ہو تو جزاک اللہ خیرا کہنا چاہیے۔کھانا کھا کر شکر ادا کرنے سے روزے کے برابر اجر ملتا ہے۔آپ ہر کام کے بعد الحمد اللہ کہتے تھے۔ قناعت کا معنی، قسمت پر راضی ہونا ہے۔اللہ کی طرف سے ملنے والے رزق پر راضی ہو جانا۔امانت و دیانت سے مراد ہے کسی بھی کام کو اس کے درست تقاضوں کے مطابق کرنا۔حقوق اللہ اور حقوق العباد کو ادا کرنا۔آپ کو صادق و امین کہا جاتا ہے۔حضرت علی نے آپ کی امانتیں کفار مکہ کو واپس کی۔ اِخلاص کا معنی، خالص بنانا اور صاف کرنا ہے۔ہر عمل کو اللہ کی رضا کے لیے کرنا ہے۔تقوی کا معنی، ڈرنا اور پرہیزی گاری اختیار کرنا ہے۔دل کی ایسی کیفیت کہ انسان اللہ کے ڈر کی وجہ سے نیکی کرے اور گناہ سے رک جائے۔تقوی کا اصل مقام دل ہے۔پردہ پوشی کا معنی، کسی کے عیبوں پر پردہ ڈالنا ہے۔اجتماعی جرم کی پردہ پوشی جائز نہیں ہے۔الوالی: تصرف اور اختیار کا مالک

25 بری عادات تکبر سے مراد ہے حق کی مخالفت کرنا اور دوسروں کو حقیر جاننا۔اللہ کے ساتھ خود کو شریک ٹھہرانا، انبیا اور لوگوں سے خود کو بہتر سمجھنا تکبر ہے۔ابلیس نے تکبر کی وجہ سے سجدہ نہ کیا۔ حسد سے مراد ہے کسی دوسرے کے پاس اللہ کی دی ہوئی نعمت پر ناخوش ہونا ہے۔یہودی حسد کی وجہ سے آپ پر ایمان نہ لائے۔کسی دوسرے کے پاس اللہ کی دی ہوئی نعمت پر خوش ہونا رشک ہے۔قابیل نے حسد کی وجہ سے ہابیل کو قتل کیا تھا۔جھوٹ سے مراد ہے حقیقت کے خلاف بات کرنا۔منافق جھوٹ بولتا ہے۔حقیقت کے مطابق بات کرنا سچائی ہے۔مومن جھوٹا نہیں ہو سکتا۔غیبت سے مراد ہے کسی کی غیر موجودگی میں اس میں پائی جانے والی برائی کا ذکر کرنا۔غیبت کرنے والا اپنے بھائی کا گوشت کھاتا ہے۔بہتان سے مراد ہے کسی کی غیر

موجودگی میں اس میں نہ پائی جانے والی برائی کا ذکر کرنا۔ تہمت سے مراد ہے کسی پر جھوٹا الزام لگانا۔ تہمت لگانے والے پر 80 کوڑوں کی سزا ہے۔ طعنہ یا طنز سے مراد ہے کسی کے سامنے اس کی برائی کرنا۔ توہم پرستی سے مراد ہے بغیر کسی شرعی یا عقلی دلیل کے کسی چیز کو اپنا لینا۔ بدشگونی سے مراد ہے کسی دن یا مہینے کو برا سمجھنا۔ صفر کے ماہ کو منحوس سمجھا جاتا ہے۔ حضور ﷺ 2 رکعت نفل کے بعد دعا کرتے جو کہ استخارہ ہے۔ انسان کو مصیبت اس کے اعمال کی وجہ سے پہنچتی ہے۔ قسمت کا حال پوچھنے والے کی 40 دن تک نماز قبول نہیں ہوتی۔ عجوہ کھجور میں جادو کا علاج ہے۔ البر: اچھائی اور بھلائی فرمانے والا

26 قسم کسی مسلمان کا اللہ کا نام لیکر کسی کام کے حوالے سے پختہ ارادہ کرنا، یمین (قسم) کہلاتا ہے۔ یمین کی جمع ایمان ہے۔ اللہ کے علاوہ کسی چیز (آباؤ و اجداد) کی قسم لینا شرک ہے۔ یمین منعقدہ ایسی قسم ہے جو مستقبل میں کسی کام کے لیے اٹھائی جائے۔ دل سے لی جانے والی قسم (منعقدہ) کا کفارہ 10 مسکینوں کو کھانا یا لباس دینا، غلام آزاد کرنا، یا 3 دن روزہ رکھنا ہے۔ یمین غموس ایسی قسم ہے جو ماضی کے کسی کام لے لیے اٹھائی جائے۔ یمین لغو ایسی قسم ہے جو کسی کام کے لیے اٹھائی گئی تھی لیکن وہ کام اس طرح ہوا نہیں۔ بے مقصد قسموں (لغو) پر گناہ نہیں ہوتا۔ التواب: زیادہ توبہ قبول کرنے والا

27 شہادت کسی معاملہ کے حقائق کو ذمہ داری کے ساتھ بیان کر دینا کہ حقدار کو اس کا حق مل جائے، شہادت کہلاتی ہے۔ کسی واقع کے صرف 2 گواہ ہوں تو گواہی فرض ہو جاتی ہے۔ اپنی آنکھوں دیکھا واقعہ بیان کر دینا، عینی شہادت کہلاتی ہے۔ اپنے کانوں سے سنے واقعہ کو بیان کر دینا، سمعی شہادت ہے۔ کسی کی شہادت پر گواہی دینا، شہادت علی الشہادت ہے۔ 1 مرد کے مقابلہ میں 2 عورتوں کی گواہی لی جاتی ہے۔ جھوٹی گواہی شرک ہے۔ گواہی دینے کے لیے 2 مرد ہونے چاہیے۔

28 پڑوسی بندوں کے حقوق کو حقوق العباد کہتے ہیں۔ پڑوسی کی 3 اقسام ہیں۔ رشتہ دار پڑوسی، قریبی رہائشی پڑوسی، مسافر پڑوسی۔ حضرت جبریل نے بار بار پڑوسی کے حقوق کی وصیت کی۔ جس شخص کا ہمسایہ بھوکا ہو اور وہ پیٹ بھر کے کھائے، اس میں ایمان نہیں ہے۔ قرآن میں رشتہ داروں اور پڑوسیوں کے حقوق کا ذکر ہے۔

29 سود کسی کو قرض دے کر اس پر مشروط اضافہ لینے کو ربوا کہتے ہیں۔ اللہ نے تجارت کو حلال کیا ہے اور سود کو حرام کیا ہے۔ سود لینا اللہ سے جنگ کرنا ہے۔ سود لینا ایسا ہی ہے جیسے محارم کے ساتھ بدکاری کرنا۔ حضور ﷺ نے 6 اشیا سونا، چاندی، گندم، جو، کھجور، نمک پر اضافہ لینے کو روکا ہے۔ اسے ربا الفضل کہا گیا ہے۔ اللہ کہ رضا کے لیے کسی فرد کو بغیر نفع کے قرض دینا، قرض حسنہ کہلاتا ہے۔ صدقہ کا اجر 10 گنا اور قرض کا اجر 18 گنا ہے۔ اللہ صدقات کو بڑھاتا ہے اور سود کو مٹاتا ہے۔ سود سے لوگ محنت چھوڑ دیتے ہے۔ المنتقم: بدلہ لینے والا

30 اسلامی ریاست وہ حدود یہاں تک ریاست موجود ہو علاقہ کہلاتا ہے۔ ریاست کے اندر قوانین پر عمل درآمد کرانے والی قوت کو حکومت کہتے ہیں۔ معاشرے میں 3 بنیادی ادارے ہوتے ہیں۔ خاندان، مسجد، مکتب۔ ریاست میں 3 بنیادی ادارے ہوتے ہیں۔ مقننہ، عدلیہ، انتظامیہ۔ قانون بنانے والے اداروں کو مقننہ کہتے ہیں۔ اسمبلیاں اور سینٹ۔ قوانین کے مطابق فیصلہ دینے والی اداروں کو عدلیہ کہتے ہیں۔ سپریم کورٹ۔ عدلیہ کے فیصلوں پر عمل درآمد کرانے والے اداروں کو انتظامیہ کہتے ہیں۔ پولیس۔ حضور ﷺ نے ریاست مدینہ کا پرچم بنوایا۔ مسجد نبوی مرکزی سیکرٹریٹ تھا۔ عدالتی نظام کے لیے حضرت علی، عبداللہ بن مسعود، معقل بن یسار کو مقرر کیا گیا۔ صوبائی سطح پر حضرت معاذ بن جبل کو قاضی بنایا گیا۔ تعلیم کے لیے صفہ اور دارارقم بنایا۔ مسجد نبوی میں صفائی کے لیے ام محجن کو مقرر کیا۔ رات کو روشنی کے لیے تمیم داری کے غلام کو مقرر کیا۔ العفو: معاف کرنے والا

31 جہاد جہاد کے معنی، کوشش کرنا ہے۔ اللہ کے دین کے لیے جان و مال کو وقف کر دینا، جہاد ہے۔ جہاد مدینہ میں فرض ہے۔ جہاد کی 5 اقسام ہیں۔ جہاد بالنفس، جہاد بالمال، جہاد بالسیف، جہاد بالقلم، جہاد باللسان۔ فساد فی الارض جہاد بالسیف سے ختم ہوتا ہے۔ جابر سلطان کے سامنے کلمہ حق کہنا سب سے بہترین جہاد (باللسان) ہے۔ 2018 میں 1800 علما نے پیغام پاکستان کے نام سے ایک فتوی دیا کہ جہاد صرف ریاست کا حق ہے۔ جہاد کا مقصد امن کا قیام ہے۔ الواحد: یکتا

32 حضرت امام زین العابدین آپ حضرت امام حسین کے صاحب زادے ہیں۔ آپ کا نام علی، کنیت ابو الحسن، لقب زین العابدین (عبادت گزاروں کی زینت) اور سید الساجدین (سجدہ کرنے والوں کا آقا) ہے۔ آپ 38 ہجری کو مدینہ میں پیدا ہوئے۔ آپ 2 سال دادا، 10 سال چچا، اور 23 سال ولد کے ساتھ رہے۔ شاعر فرزدق نے آپ کی شان میں اشعار کہے۔ 23 سال عمر میں 61 ہجری سانحہ کربلا میں بیماری کی وجہ سے بچ گئے۔ آپ کو یزید کے سامنے

لایا گیا۔ آپ نے صحیفہ سجادیہ اور رسالۃ الحقوق کتابیں لکھیں۔ آپ کو 25 محرم 95 ہجری جنتہ البقیع مدینہ میں مدفون کیا گیا۔ حضرت امام محمد باقر، حضرت عیسیٰ، حضرت امام زید آپ کی اولاد ہیں۔ آپ کا رنگ رات کو متغیر ہو جاتا تھا۔ صدقہ اللہ کو راضی کرتا ہے۔ ذوالجلال والاکرام: عظمت اور بزرگی والا

33 حضرت امام زید بن علی آپ امام زین العابدین کے بیٹے تھے۔ آپ 78 ہجری کو مدینہ میں پیدا ہوئے تھے۔ آپ کا لقب حلیف القرآن تھا۔ 13 سال کی عمر میں قرآنی علوم پر مہارت حاصل کی۔ آپ کی شادی حضرت محمد بن حنفیہ کی پوتی سیدہ ریطہ سے ہوئی۔ 18 سال کی عمر میں ولد کی وفات ہوئی۔ حضرت امام جعفر صادق آپ کے بھتیجے تھے۔ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ نے 2 سال آپ سے عمل حاصل کیا۔ فقہ زیدیہ آپ کی وجہ سے مشہور ہے۔ آپ کی شہادت کے بعد یمن میں زیدی حکومت قائم ہوئی۔ 44 سال کی عمر میں 122 ہجری کو آپ کی شہادت ہوئی۔ موتہ میں ربہ کے مقام پر آپ کا مزار ہے۔ 40 ہزار افراد نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ المقسط: عدل و انصاف کرنے والا

34 حضرت ابو موسیٰ اشعری آپ کا نام عبداللہ بن قیس تھا۔ والدہ کا نام طیبہ اور کنیت ابو موسیٰ تھی۔ آپ یمن کے قبیلہ اشعر سے تھے۔ آپ کے قبیلہ کے 50 افراد نے اسلام قبول کیا۔ حضور ﷺ نے آپ کو یمن کا عامل اور حضرت عمر نے بصرہ اور کوفہ کا والی مقرر کیا۔ آپ نے نہاوند اور اصفہان کے علاقے فتح کیے۔ آپ نے بصرہ میں نہر ابی موسیٰ کھدوائی۔ آپ ان 6 افراد میں سے تھے جو فتویٰ دے سکتے تھے۔ آپ سے 360 احادیث (50 متفق علیہ) مروی کی۔ عمدہ لہجے میں تلاوت قرآن کرنے کی وجہ سے حضور ﷺ نے کہا کہ ان کو لحن داؤدی سے حصہ ملا ہے۔ آپ 61 سال میں 44 ہجری کو فوت ہوئے۔

35 حضرت عبداللہ بن عمرو آپ کا نام عبداللہ، کنیت ابو محمد اور ابو عبدالرحمن تھی۔ آپ کے والد کا نام عمرو بن العاص اور والدہ کا نام ریطہ بنت منبہ تھا۔ آپ نے حضور ﷺ کی احادیث کا ایک مجموعہ صحیفہ صادقہ جمع کیا۔ آپ سے 7 سو احادیث مروی ہیں۔ آپ کو عبرانی زبان پر عبور تھا۔ آپ کا 65 ہجری، فسطاط میں انتقال ہوا۔ زہد و تقویٰ آپ کی سیرت میں نمایاں تھا۔ آپ نے کہا حضرت امام حسین آسمان والوں کے نزدیک دنیا میں سب سے زیادہ محبوب ہے۔ آپ کو علم و فن سے محبت تھی۔ الجامع: جمع کرنے والا

36 حضرت عمرو بن امیہ آپ کا نام عمرو، کنیت ابو امیہ تھی۔ آپ کے والد کا نام امیہ بن خویلد تھا۔ 6 ہجری کو آپ شاہ حبشہ نجاشی کے پاس اسلام کا خط لیکر گئے۔ حضور ﷺ کا نکاح کا پیغام حضرت حبیبہ کے پاس لے گئے۔ آپ سے 20 احادیث مروی ہیں۔ 60 ہجری، معاویہ دور حکومت میں انتقال ہوا۔ آپ نے غزوہ احد کے بعد اسلام قبول کیا تھا۔

37 حضرت عمرو بن العاص آپ کا نام عمرو اور والد کا نام عاص تھا۔ آپ کا قبیلہ بنو سہم تھا۔ آپ نے حضرت خالد بن ولید کے ساتھ اسلام قبول کیا۔ معرکہ ذات السلاسل میں 2 سو مجاہدین پر امیر تھے۔ حضور ﷺ نے انھیں عمان سفیر بنا کر بھیجا۔ حضرت ابو بکر نے فلسطین کے لیے فوج کا امیر بنایا۔ حضرت عمر نے مصر پر حملہ کی اجازت دی۔ 20 ہجری کو بابل اور 21 ہجری کو اسکندریہ فتح کیا۔ آپ نے فسطاط (قاہرہ) شہر کی بنیاد رکھی۔ آپ سے 39 احادیث مروی ہیں۔ 43 ہجری کو انتقال ہوا۔ آپ اچھے سفارت کار تھے۔ الغنی: بے پرواہ و بے نیاز

38 حضرت جابر بن عبداللہ آپ کا نام جابر، کنیت ابو عبداللہ تھی۔ آپ کے والد کا نام عبداللہ اور والدہ کا نام نسیبہ تھا۔ آپ کا والد غزوہ احد میں شہید ہوا تھا۔ حضور ﷺ نے اپنے ہاتھ سے کھجور تقسیم کر کے عبداللہ کا قرض ادا کیا۔ آپ 19 غزوات میں شامل ہوئے تھے۔ آپ سے 1540 احادیث مروی ہیں۔ آپ نے صحیفہ جابر بن عبداللہ کے نام سے احادیث کا مجموعہ جمع کیا۔ 74 ہجری کو انتقال ہوا۔ المغنی: بے نیاز کر دینے والا

39 حضرت انس بن مالک آپ کا نام انس، کنیت ابو حمزہ اور لقب خادم رسول تھا۔ آپ قبیلہ بنو نجار سے تھے۔ آپ کی والدہ ام سلیم نے حضرت ابو طلحہ سے نکاح کر لیا تھا۔ آپ کے والد نے اسلام قبول نہیں کیا تھا۔ آپ 10 سال نبی کے خادم رہے۔ حضور ﷺ آپ کو اُنیس کہتے تھے۔ نبی کی دعا سے اللہ نے آپ کو بہت زیادہ اولاد اور مال عطا کیا۔ 93 ہجری کو بصرہ میں انتقال ہوا۔ علم فقہ پر کمال حاصل تھا۔

40 صحابیات حضرت شفا بنت عبداللہ کا نام شفا، والد کا نام عبداللہ بن عبد شمس، والدہ کا نام فاطمہ بنت وہب اور خاوند کا نام ابو حشمہ بن حذیفہ عدوی تھا۔ آپ طبیبہ تھی۔ آپ سے 12 احادیث مروی ہیں۔ حضرت ام سلیم کا نام سھلہ یا رملہ، کنیت ام سلیم، لقب غمیصا اور میصا، والد کا نام ملحان بن خالد، والدہ کا نام ملیکہ بنت مالک، پہلے خاوند کا نام مالک بن نضر، دوسرے خاوند کا نام ابو طلحہ، بیٹے کا نام انس بن مالک تھا۔ آپ نے حضور ﷺ کے منہ سے مس شدہ مشک کا ٹکڑا رکھ لیا۔ حضرت ام عطیہ کا نام نسیبہ بنت حارث، کنیت ام عطیہ

تھی۔آپ 7 معرکوں میں شامل ہوئی اور زخمیوں کو مرہم پٹی کرتی تھی۔آپ کا قبیلہ ابو مالک بن النجار تھا۔آپ نے حضرت زینب کو غسل دیا تھا۔حضرت ام ایمن کا نام برقا، کنیت ام ایمن، خاوند کا نام زید بن حارثہ، بیٹوں کا نام ایمن اور اسامہ تھا۔آپ حبشہ سے تھی۔غزوات میں زخمیوں کو پانی پلاتی تھی۔آپ حضرت عبداللہ کی خادمہ تھی۔حضرت ام عمارہ کا نام نسیبہ، کنیت ام عمارہ تھی۔آپ قبیلہ بنو نجار سے تھی۔بیعت عقبہ ثانیہ میں 70 مرد اور 2 عورتیں تھی۔جنگ یمامہ میں ان کا بیٹا حبیب شہید ہو گیا تو ان نے منت مانی۔13 ہجری کو جنت البقیع میں دفن کیا گیا۔حضرت اسما بنت ابی بکر صدیق کا نام اسما، لقب ذات النطاقین (دو کمر بند والی)، والد کا نام ابو بکر صدیق، خاوند کا نام زبیر بن عوام، بیٹے کا نام عبداللہ بن زبیر تھا۔آپ نے ہجرت کے وقت دو کمر بند تیار کیے۔حجاج بن یوسف نے عبداللہ بن زبیر کو شہید کر دیا۔آپ سے 56 احادیث مروی ہیں۔73 ہجری کو وفات ہوئی۔

41 صوفیہ کرام حضرت ابو القاسم قشیری کا نام عبدالکریم، کنیت ابو القاسم تھی۔986 میں ایران کے علاقے نیشاپور میں پیدا ہوئے۔ابو علی دقاق آپ کے شیخ تھے۔تصوف پر رسالہ قشیرہ لکھا۔1072 میں وفات ہوئی۔حضرت شیخ فرید الدین عطار کا نام ابو حمید، لقب عطار تھا۔آپ خوشبو سیل کرتے تھے۔آپ نے تذکرۃ الاولیا، پند نامہ، منطق الطیر نامی کتب لکھی۔1221 میں تاتاریوں کے ہنگاموں میں وفات پائی۔آپ بھی نیشاپور سے تھے۔حضرت خواجہ نظام الدین اولیا دہلوی کا نام محمد نظام الدین، والد کا نام احمد بخاری، لقب سلطان الاولیا اور محبوب الٰہی تھے۔1237 میں بدایون میں پیدا ہوئے۔بابا فرید الدین گنج شکر آپ کے شیخ تھے۔راحت القلوب، افضل الفوائد، فوائد الفؤاد، آپ کی کتب ہیں۔1324 میں دہلی میں فوت ہوئے۔آپ کو علوم القرآن پر عبور تھا۔حضرت سید عبداللطیف امام بری کاظمی 1026 کو کرسال چکوال میں پیدا ہوئے۔آپ کے والد کا نام سید سخی محمود بادشاہ کاظمی اور والدہ کا نام سیدہ غلام فاطمہ کاظمی تھا۔آپ خشکی کے امام تھے۔1117 میں نور پور شاہاں اسلام آباد میں وفات پائی۔آپ نے ہندو مسلمان کیے۔حضرت مولانا عبدالرحمن جامی کا لقب جامی، والد کا نام مولانا نظام الدین تھا۔1414 میں ہرات افغانستان میں پیدا ہوئے۔خواجہ عبید اللہ احرار آپ کے شیخ تھے۔آپ نے علم النحو پر شرح ملا جامی کتاب لکھی۔1492 میں وفات پائی۔حضرت لعل شہباز قلندر کا نام سید عثمان مروندی تھا۔آپ 1143 کو مروند یا میوند آذربائیجان میں پیدا ہوئے۔آپ کے والد کا نام ابراہیم کبیر الدین، والدہ کا نام ماجدہ کبیر الدین تھا۔673 ہجری کو سیہون سندھ میں فوت ہوئے۔آپ کا خرقہ تابدار کا رنگ یاقوتی ہونے کی وجہ سے لعل کہا جاتا تھا۔شرافت کی وجہ سے شہباز کہا جاتا تھا۔ملنگ مزاج کی وجہ سے قلندر کہا جاتا تھا۔اللہ کے خوف سے رونے والا دوزخ میں نہیں جائے گا۔الضار: نقصان کا مالک

42 مفکرین اسلام امام شاطبیؒ کا نام ابراہیم بن موسیٰ بن محمد الشاطبیؒ، کنیت ابو اسحاق تھی۔آپ کا خاندان بنو لخم سے تھا۔آپ نے الاعتصام اور الموافقات، کتابیں لکھی۔آپ 790 ہجری کو قاہرہ میں فوت ہوئے۔علامہ عراقی نے نماز جنازہ پڑھائی۔امام جلال الدین سیوطی کا نام عبدالرحمن، کنیت ابو الفضل، لقب جلال الدین تھا۔آپ نے 500 کتب لکھی۔آپ نے تفسیر جلالین، تفسیر در منثور، الاتقان فی علوم القرآن، تاریخ الخلفا، کتابیں لکھی۔آپ اسیوط مصر میں 849 ہجری کو پیدا ہوئے۔آپ کو 7 علوم پر عبور حاصل تھا۔آپ کو 2 لاکھ احادیث یاد تھی۔911 ہجری کو فوت ہوئے۔ابن خلدون کا نام ابو زید عبدالرحمن بن محمد بن محمد بن خلدون تھا۔آپ تیونس میں پیدا ہوئے۔تیونس کے سلطان ابو عنان کے وزیر بنے۔آپ نے مقدمہ ابن خلدون کتاب لکھی۔808 کو قاہرہ میں فوت ہوئے۔شیخ ابن عربی کا نام محمد بن علی، لقب محی الدین اور شیخ اکبر تھا۔آپ حاتم طائی کے قبیلہ سے تھے۔آپ 560 ہجری کو مرسیہ اندلس میں پیدا ہوئے۔آپ نے 800 کتب لکھی۔آپ نے فتوحات مکیہ، فصوص الحکم، کتابیں لکھی۔638 ہجری کو جبل قاسیون میں فوت ہوئے۔شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کا نام غلام حلیم تھا۔آپ کا 34 واسطوں سے سلسلہ نسب حضرت عمر سے ملتا تھا۔آپ شاہ ولی اللہ کے بیٹے تھے۔7 شوال 1239 ہجری کو فوت ہوئے۔آپ کو علم حدیث پر کمال تھا۔ابن رشد کا نام محمد بن احمد بن رشد تھا۔آپ قرطبہ اندلس میں پیدا ہوئے۔آپ قرطبہ کے قاضی تھے۔آپ ارسطو کے مداح تھے۔آپ نے مراکش میں وفات پائی۔آپ نے بدایۃ المجتہد کتاب لکھی۔النافع: نفع کا مالک

43 خود اعتمادی خود اعتمادی کا معنی، اپنے آپ پر اعتماد کرنا ہے۔اپنی صلاحیتوں کو پہچان کر اپنی قوت و طاقت پر بھروسہ کرنا۔بڑے کام کرنے والے شخص میں اعتماد ہوتا ہے۔اللہ نے خود اعتمادی اور خود انحصاری کے ساتھ توکل کا کہا ہے۔توکل تکبر سے بچاتا ہے۔خود اعتمادی سے انسان اپنے معاملات احسن طریقے سے کر لیتا ہے۔اقوام کی عزت و آبرو خود اعتمادی میں ہی ہے۔فتح مکہ پر آپ نے اعتماد سے سورۃ الفتح اور سورۃ النصر کی تلاوت کی۔الہادی: ہدایت دینے والا

44 جسمانی صحت اسلام جسمانی ریاضت کی ترغیب دیتا ہے۔طاقت ور مومن کمزور سے بہتر ہے۔جسمانی ریاضت سے پٹھے مضبوط ہوتے ہیں۔ صحت اور فراغت کو نعمت کہا گیا ہے۔صحابہ کرام نیزہ بازی و گھوڑ سواری کا کھیل کھیلتے تھے۔الباقی: ہمیشہ رہنے والا

45 منصوبہ بندی مستقبل کا مطلب ہے، آنے والا وقت۔ مستقبل کی منصوبہ بندی سے مراد ہے انسان اپنے وسائل کو مد نظر رکھتے ہوئے آنے والے وقت کی تیاری کرے۔حضرت یوسف نے اہل مصر کے لیے قحط کے بچاؤ کی منصوبہ بندی کی۔غزوہ احزاب کے موقع پر حضرت سلمان فارسی نے خندق کی کھدائی کا مشورہ دیا۔ صلح حدیبیہ فتح مکہ کا پیش خیمہ ثابت ہوئی۔انسان کا اللہ کی ذات پر بھروسہ کرتے ہوئے اسباب کا اختیار کرنا، توکل کہلاتا ہے۔الوارث: وارث و مالک

46 اسلامی تہذیب تہذیب کا معنی، آراستگی، صفائی، اصلاح ہے۔تربیت یافتہ اور تعلیم یافتہ شخص کو مہذب یا تہذیب یافتہ کہتے ہیں۔کسی قوم کے نظریات، رہن سہن، طرز عمل اور عمومی رویہ کو تہذیب کہا جاتا ہے۔اسلامی تہذیب سے تمام قوموں کو روشنی ملی ہے۔اللہ کی توحید پر کامل یقین رکھنے سے اسلامی تہذیب بنتی ہے۔تمام انسانون کے حقوق برابر ہیں۔پہلی وحی میں پڑھنے کا کہا گیا۔اسلامی تہذیب میں وحدانیت، رسالت، آخرت، مساوات، وحی، تعلیم اور اعلی اخلاقی اقدار شامل ہیں۔

47 احادیث مبارکہ (1) مومنوں میں سے کامل ترین ایمان والا وہ ہے جو اپنے اخلاق میں بہترین ہے اور ان میں سب سے بہتر وہ ہے جو اپنی بیویوں کے لیے بہتر ہیں۔(2) جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہیں کرتا اور ہمارے بڑوں کا حق نہیں پہچانتا وہ ہم میں سے نہیں۔(3) اے لوگو، اللہ سے ڈرو اور اچھے طریقے سے روزی طلب کرو، کیونکہ کوئی انسان اپنا رزق پورا کیے بغیر نہیں مرے گا۔اگرچہ اس کے رزق کے حصول میں دیر ہو جائے۔چناں چہ اللہ سے ڈرو اور اچھے طریقے سے روزی طلب کرو۔جو حلال ہے وہ لے لو اور جو حرام ہے وہ چھوڑ دو۔(4) جو چاہتا ہے کہ اس کے رزق میں وسعت کی جائے اور اس کی عمر لمبی ہو تو وہ صلہ رحمی کرے۔(5) رسول اللہ نے کبیرہ گناہوں کے بارے میں فرمایا: اللہ کے ساتھ شرک کرنا۔والدین کی نافرمانی کرنا۔قتل کرنا۔جھوٹ بولنا۔(6) تمہارے غلام تمہارے بھائی ہیں۔انہیں اللہ تعالی نے تمہارے ماتحت رکھا ہے۔چناں چہ جس شخص کا بھائی اس کے ماتحت ہو اسے چاہیے کہ اسے وہی کھلائے جو خود کھاتا ہے۔اور اسے وہی لباس پہنائے جو خود پہنتا ہے۔اور ان سے وہ کام نہ لو جو ان کی طاقت سے زیادہ ہو اور اگر ایسے کام کی انہیں زحمت دو تو خود بھی ان کا ہاتھ بٹاؤ۔(7) جس شخص کو کسی نے علم کے بغیر فتوی دیا تو عمل کرنے والے کا گناہ فتوی دینے والے پر ہو گا اور جس نے اپنے بھائی کو کوئی ایسا مشورہ دیا جب کہ اسے علم تھا کہ بھلائی اس کے علاوہ ہے تو اس نے خیانت کی۔(8) حیا سے ہمیشہ بھلائی پیدا ہوتی ہے۔(9) اے اللہ، بے شک میں تجھ سے فائدہ دینے علم، حلال روزی اور قبولیت والا عمل مانگتا ہوں۔(10) ہر مسلمان پر دوسرے مسلمان کا خون، مال اور عزت حرام ہے۔(11) یہ اس عذاب کا بچا ہوا حصہ ہے جو بنی اسرائیل کے ایک گروہ پر بھیجا گیا تھا۔جب کسی زمین میں طاعون ہو جہاں پر تم رہ رہے ہو تو وہاں سے نہ نکلو اور جب وہ کسی ایسی سرزمین میں پھیلا ہو جہاں تم نہ رہتے ہو تو وہاں نہ جاؤ۔(12) وہ اللہ تمہارے لیے پسند کرتا ہے کہ تم اس کی عبادت کرو۔اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو۔اور سب ملکر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو۔اور فرقوں میں نہ بٹو۔وہ تمہارے لیے فضول باتوں، کثرت سوال اور مال ضائع کرنے کو ناپسند کرتا ہے۔(13) کوئی بھی مسلمان جو ایک درخت کا پودا لگائے یا کھیتی میں بیج بوئے۔پھر اس میں سے پرندہ یا انسان یا جانور جو بھی کھاتے ہیں وہ اس کی طرف سے صدقہ ہے۔(14) جو کوئی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ پہنچائے۔اور جو کوئی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ پانے مہمان کی عزت کرے۔اور جو کوئی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اچھی بات زبان سے نکالے ورنہ خاموش رہے۔(15) مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے۔نہ اس پر ظلم کرے۔نہ اسے بے یارومدگار چھوڑتا ہے۔اور نہ اس کی تحقیر کرتا ہے۔(16) اے اللہ میں لوگوں کو دو کمزروں، یتیم اور عورت کی حق تلفی کرنا، حرام ٹھہراتا ہوں۔(17) جس کام کا میں تمہیں حکم دوں اس پر عمل کرو اور جس سے منع کروں اس سے باز رہو۔(18) بدگمانی سے دور رہو۔کیونکہ بدگمانی سب سے جھوٹی بات ہے۔(19) رشوت دینے والے اور رشوت لینے والے پر اللہ کی لعنت ہے۔(20) اللہ تعالی اس کتاب کے ذریعے سے بہت سے لوگوں کو اونچا کرتا ہے۔اور بہتوں کو اس کے ذریعے سے نیچے گراتا ہے۔